ما اتیکم الرسول فخذوه وما نهیکم عنه فانتهوا

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ

ضروریات دین

کہ جنکے منکر دائرہ اسلام یا ایمان سے باہر ہو جاتا ہی اور جاننا
اسکا ہر مکلف پر واجب و لازم ہی بعض جسمیں ترجمہ لیا ہی جناب مولانا
محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ والرضوان کے رسالہ کا جناب حاج الحرمین الشریفین
منشی مشتاق علیخان صاحب مرحوم مغفور نے مع ترجمہ وصیت جناب علامہ حلی علیہ
الرحمہ جو کہ خاتمہ قواعد میں [illegible] فخر المحققین کو کی ہی مشتمل ہی اور نصائح دینی و
دنیوی کی [illegible] نفع عام [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب حمد ثابت ہین واسطی اوسکی جسنی آسان کین ہماری لئی راہین شرایع دین کی اور واضح کین نشانیا
اوسکی اور ظاہر کین ہماری واسطی راہین یقین کی پس تمام کین سبب اوسکی ہم پر انعام اپنا اور خاص کیا
ہمکو ساتھ سید انبیا اور خلاصہ اصفیا اپنی کی پھر نکالا ہمکو گنہگار ہلاکتون سی اور دکھلای ہمکو سبب اونکی
راہ صعود کی اوپر اعلی درجات کی اور اکرام کیا ہمپر سبب اہلبیت انکی کی کہ بزرگ ہین اور شفیعان محشر
ہین پس روشن کئی دل ہماری سبب اونکی نور محبت کی اور کہولی سینی ہماری سبب اونکی اسرار مودت
کی درود رحمت خدا کی نبی اوپر اونکی سب اہلبیت پر سلام اور لعنت خدا کی اونکی دشمنون پر تمام پیچھی اوسکی
کہتا ہی محتاج رحمت اپنی پروردگار غفار کا فرزند محمد تقی کا محمد باقر دئی جاوین اونکی نامہ اعمال
داہنی طرف اوسکی اور حساب کئی جاوین حساب آسان سی کہ سوال کیا مجھسی ایک شخص نی ہدایت کرے
اوسکو اللہ تعالی طرف طلب طریق حق اور راست کی اور عطا کری اوسکی دل کو خوف عاقبت
کا کہ بیان کرون مین واسطی اوسکی وہ چیز کہ ہدایت کی ہی مجکو اللہ تعالی نی طرف اوسکی راہ

اس امر مین تبعہ ہے اور ہو کل کیا ہو اوس غلام پر تاکید کنندہ اور محصل ایسا کہ زجر کرتا ہو وہ غلام
پر اوس امر مین لیکن کام بجا لایا ہو تو وہ غلام جانتے ہین عقلا اسعبا تکو کہ وہ غلام مجبور نہین اس
فعل مین بسبب اوس ہو کہ کی اور اسقدر وسایط پر دلالت کرتی ہین جا ۔ اور نہین لازم
ہی تیری واسطی فکر کرنا بیچ شبہ قضا و قدر کی اور خوض اسمین کہ ائمہ نی منع کیا ہی ہمکو اوس
مین شبہات قوی ہین کہ عاجز ہوتی ہین عقلین اکثر خلق کی اوسکی حل سے اور البتہ گمراہ ہوئی ہین
اوسمین بہت سی علما پس احتراز کر تو فکر اور غور کرنی سے اوسمین کیونکہ فایدہ نہین ہی اوس سے
تجکو مگر ضلالت اور زیادہ مگر یکا تجکو مگر بعض اعتقادات نبوت انبیا پہر واجب ہی کہ اعتقاد
کری تو حقیقت سب انبیا اور رسولون کی بلا احتمال اور اونکی عصمت اور طہارت کی اور انکار اونکی نبوت کا
اور بد کہنا یا استہزا اور استخفاف اونکا معاذ اللہ یا وہ کلمہ کہ موجب اہانت اونکی شان کا ہو
کفر ہی اور وہ انبیا جو مشہور ہین مثل آدم و نوح و موسی اور عیسی اور داود و سلیمان اور سب وہ
جنکا ذکر کیا ہی حقتعالی نی قران مین بعض واجب ہی ایمان لانا اونپر بالتخصیص اور اونکی کتب سماوی
ہین جو شخص انکار کری ایک کا اونمین سی کا پس تحقیق اوسنی سبکا انکار کیا اور انکار کیا اوس
چیز سی جو نازل کی ہی حقتعالی نی اور واجب یہہ ہی کہ ایمان لاوی حقیقت قران اور وحی اوسمین
با اجمال مدلولکی نزول پر من جانب اللہ اور قران کی حادث ہونی پر اور معجزہ ہونی پر اور انکار
اور سب کا جاننا اوسکا کفر ہی اور اسیطرح وہ امر جو موجب استخفاف قران کا ہو مثل جاہلی کی بغیر

ضرورت لہو پھینکنا اوسکا بنجاسات مین لیکن وہ چیز کہ مستلزم
ہوون کا طرف اوسکی نسبت کرا ارادہ استخفاف کا ہو ساتھہ اس حرکت کی کفر
اور اسیطرح واجب ہی تعظیم کعبہ کی اور کفر ہی استخفاف اوسکا اور دوام امر کہ موجب اہانت
مثل حدث کی بقصد و اختیار یعنی خواہ حدث اصغر جو ناقض وضو ہی یا حدث اکبر جو باعث غسل
اور کلام اسطرحکا کہ موجب اہانت کعبہ کا ہو اور اسیطرح اہانت کتب احادیث پیغمبر خدا اور ائمہ
علیہم السلام کی کفر ہی اور بعض اوسکی خارج کرتی ہین دین اسلام سی اور اسیطرح واجب ہی اعتقاد وجود
ملائکہ کا اور اونکا ہونا اجسام لطیفہ سی اور یہ کہ واسطی بعضی کی اونمین سی بال و پر ہین اور اونکے
واسطی حرکات و سکنات ہین جز ہی اور اونکی نزول کی اور انکار مشاہیر ملائکہ کا مثل جبرئیل اور عزرائیل
اور میکائیل و اسرافیل کی اور اونکی جسمیت کا کفر ہی اور واجب ہی قائل ہونا اونکی عصمت اور
طہارت کا اور واجب ہی تعظیم اونکی اور استخفاف اور دشنام و تبرا اور وہ کلام کہ موجب
تبرا ہی کا اونسی ہو کفر ہی اور اسیطرح پرستش بت کی اور سجدہ سوای خدا کی مطلقا بقصد عبادت
کفر ہی اور قول اللہ تعالی کی حلول کا اپنی غیر مین جیسا کہ کلام صوفیون اور غالیون کا ہی اور
قایل ہونا اللہ تعالی کی اتحاد کا غیر اپنی سی اور قایل ہونا ساتھہ وحدت وجود کی جیسا کہ قول
بعضی صوفیونکا ہی اور یہ کہ واسطی اللہ تعالی کی زوجہ یا اولاد ہی یا شریک ہی معاذ اللہ جیسا کہ
کہتی ہین نصاری اور یہ کہ اللہ تعالی کیواسطی جسم ہی یا یہ کہ اوسکی واسطی مکان ہی مثل عرش وغیرہا

اور یہ کہ اوسکی واسطی صورت یا اجزا یا اعضا ہین بس یہہ تمام کفر ہی اور معلوم ہوا کہ نہین ممکن ہی
دیکہنا اللہ تعالی کا اونکو یعنی نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور وہ چیز کہ وارد ہوئی ہی بیچ اونکی آنکہہ کی
تاویل کی گئی ہی اور یہ کہ نہین ممکن ہی پہچاننا اوسکی کہ حقیقت ذات وصفت کو اوپر یہ آیہ ہیگا
سمجہنا حقتعالی کا اور نفی تمام صفات کی اوسکی جناب مقدس سی باطل ہی جیسا کہ لازم ہوتا ہی
اون لوگون پر جو کہ قایل ہین اشتراک لفظی کی یعنی وہ لوگ جانتی ہین کہ عالم کہنا خدا کا
اور مخلوقات کا مثلا صرف لفظ کا اشتراک رکہتا ہی اور معنی مین عالم کی یہان اور وہان
کسیطرح سی شرکت نہین ہی اور یہ باطل ہی بلکہ خدا اور مخلوق عالم ہین یعنی دانا ہین اور جاننی
والی ہین لیکن خدا کا علم کامل ہی و بندی کا علم ناقص ہی بس واجب ہی ثابت کرنا صفات
جناب باریتعالی کی اسی طرح سی کہ جسمین نہو علاقہ و نقص صفات کا چنانچہ کہی تو
کہ جیسی وہ عالم ہی لیکن نہ مثل مخلوقین کی اسطرح سی کہ ہوتا ہی علم مخلوقین کا حادث اور
ہوتا ہی علم اونکا ممکن الزوال یعنی کبہی ہو کبہی نہو یا یہ کہ ہوتا ہی علم اونکا بسبب حادث
ہونی صورت کی یعنی جب تک صورت ہو تب تک علم ہو یا کہ ہوتا ہی علم اونکا کسی سبب
واسطی سی یعنی استعمال حواس وغیرہ کی یا کہ پیدا ہو کسی علت سی جسطرح سی مشاہدہ اور معاینہ
کا سبب علم کا ہو بس ثابت کیا تو نی واسطی اللہ تعالی کی صفت علم کو اور نفی کی تو نی اوسکی
تا بہی وہ چیز کہ مشابہ ہو ہماری صفات نقص کی ہا اور نہین ہوسکتا پہچاننا صفات خدا کا

اوسکی کنہ حقیقت کی اور اسیطرح حسی کہی تو کہ اللہ تعالی قادر ہی اوپر کل ممکنات کی اور ہم مین
قدرت ہی بسبب منافات بنائے بقا و فنا اور اسباب و سامان کے پس نفی کرینگی قوا اوسکی جناب سے
اون سب چیزونکو کہ موجب نقص کی ہین پس کہینگا تو کہ وہ جناب مقدس قادر ہی اپنی
ذات سی بغیر صفت زایدہ و کیفیت حادثہ کی اور بلا اسباب کی پس قدرت اوسکی کہ بسیط ہی کافی ہی
بیچ ایجاد ہر شی کی اور کہا چاہیی کہ تحقیق وہ جناب ارادہ کنندہ ہی اور ارادہ ہمارا شامل ہی چند
امور کو از انجملہ تصور فعل کا اور تصور منفعت اوس فعل کا اور تصدیق حصول اوس منفعت
کی اور مترتب ہونی منفعت اوس فعل کی ابتدا مین تردد کی ساتھہ اور بعد اسکی ارادہ غلبہ کرتا ہی
اکثر یہان تک کہ منتہی ہوتا ہی طرف قصد کی پس خاطر مشتاق ہوتی ہی کہ وہ شوق
باعث ہوتا ہی حرکت کا یہان تک کہ صادر ہوتا ہی ہمسی وہ کام کہ ارادہ اوسکا
کیا ہے اور ارادہ حقیقت تعالی کا نہین ہی مگر علم اوسکا بالذات ہی ساتھہ اوس چیز
کہ جسمین مصلحت ہوتی ہی اور ایجاد شی کا کرتا ہی اوسی وقت مین کہ جسمین
مصلحت ہوتی ہی بیچ ایجاد کی پس ارادہ اوسکی واسطی پیدا کرنے
شی کا سبب ہے جیسا کہ وارد ہوا ہی احادیث مین یا کہ علم اوسکا ہی ساتھہ ہولی
شی کی اصلح جیسا کہ کہتی ہین متکلمین اور اسیطرح کہا جانے کہ جناب
بارے سمیع اور بصیر ہی اور وہ کمال جو ہم مین ہی سنی اور دیکھنی کا وہ علم ہی ساتھہ

مسموعات اور مبصرات کی لیکن ہونا سماعت اور بصارت کا مخلوقات مین آلات سمع اور
بصر سے یعنی سبب کان اور آنکھہ کی ساتھہ تمام شرائط اون دونون کی ہی پس نہین ہی یہ وہ
مگر سبب ہماری عجز اور حاجت محتاج کیطرف آلات کی اور جناب باری تعالے نہین ہی مگر علم اوسکا
ساتھہ مسموعات اور مبصرات کی ازلا اور ابدا کہ عین ذات بسیط اوسکی کا ہی بغیر حدوث
اور الہ کی اور بغیر شرط کرنا ان اشیا کا یعنی حدوث اور آلات و اسبابکا بالتحقیق کہ وہ صفات نقص کے
مین اور اسیطرح سے زندگانی جو ہمکو حاصل ہی نہین وہ مگر صفت زایدہ یا مقتضی ہی حس و حرکت
کی اور حقتعالی مین ثابت ہی حیات اسطرح پر کہ نہین شامل ہی نقص کو پس تحقیق کہ وہ جناب زندہ ہے
بذاتہ اس واسطے کہ صادر ہوتی ہین اوس سے افعال و جانتا ہی سب امور اور احوال کو پس ذات اوسکی
بسیط ہی کہ قایم مقام صفات کی ہے اور آلات جو جسم مین ہین بس نہین ہی وہ کمال بیچ حیات
کی سبب ہونے جناب باری کی مدرک و افعال کہ ثابت ہین اوسکی ذات مقدس و اعلی کے اور
وہ چیز کہ نقص ہی محتاج ہونی کا طرف کیفیات اور آلات کی ہی کی کہی اوسکی ذات اقدس [illegible]
اسطرح کہتی مین ہم کہ   اللہ تعالی متکلم ہی اور کلام بسبب [illegible] نہین ہوتا ہی مگر بسبب آلات
و ادوات کی یعنی مثل کام اور زبان اور قوت ناطقہ کی اور کلام جناب باری کا پیدا کرنا آواز و حروف کا
جس چیز مین کہ چاہی اور پیدا کرنا مشتمل کا جس شی مین کہ ارادہ کری اور القا کرنا کلام کا ہے
بیچ ذات فرشتہ اور نبی وغیرہ کی یون نہین قایم ہوتا ہی کلام ساتھہ حقتعالی کی اور نہین محتاج ہوتا ہے

اهل علم دین اور مثل صدق نافع کی اور حرمت جهوت غیر نافع کی اور مثل حرمت زنا اور
لواطه کی اور مثل حرمت شراب پینی کی اسیطرح بنگ یعنی فقاع اور بوزه کی جو منطی ... اوسکی حرمت اجماع
مذهب اسلام سی هین نه یعنی مذهب امامیه مین حرام هی گی اور فرقون مین اختلاف هوا اور
مثل حرمت کهانی گوشت سگ اور خوک کی آمد لهذا اور ربیبه کی اور حرمت نکاح ماون اور بهنون
اور بیتیون کی اور بهتیجیون اور بهانجیون کی اور پهوپهیون اور خالاون کی بلکه حرمت نکاح ساس
کی اور سالی کی با وجود حیات هونی زوجه کی علی الاظهر اور حرمت سود کی اوپر احتمال کے
فی الجمله یعنی کچهه قسمین سود کی یقینا حرام هین اگرچه بعض بعض قسمین جایز هون یا خلاف هو
اوسکی جواز یا عدم جواز مین مثل اوسکی که مشرک کو نسی سود لینا اور کافر حربی سی اور باپ کا بیتی سی
لینا یا شوهر کا جورو سی اور مانند اسکی اور حرمت ظلم کی اور کهانا غیر کی مال کا بلا وجه حلال
کی اور حرمت خون ناحق کی اور مرجوحیه کالی اور قذف کی یعنی زن و شوهر دار عفیفه کو متهم
کرنا اور رجحان سلام کا اور جواب سلام کا اوپر اظهر کی اور رجحان بزرگ داشت والدین کا
اور مرجوحیه عقوق اور نافرمانی والدین کی بلکه رجحان صلهٔ ارحام کا اوپر احتمال کی اور سوا
اسکی جو کچهه مشهور هی درمیان اهل اسلام کی اونمین سی که شک نهین هی اوسمین مگر شاذ
و نادر لوگون سی لیکن انکار اوس چیز کا که معلوم هی ضروریات مذهب امامیه سی پس منکر اوسکا
فرقهٔ مخالفین سی هی اور خارج هی دین ائمه طاهرین علیهم السلام سی مثل امامت دوازده امام

ہوں طرف خلق کی اوس چیز کو کہ پائی ہوں اپنی پروردگار سی پس اسیواسطی کردانا اللہ تعالی نے
نبی وکلا و انبیا اپنی کو ظاہر میں جنس بشر سی اور باطن میں خلاف اطوار ان کے اخلاق اور نکو جمیع
اور قابلیت بشری سی پس وہ پاکیزہ سرشت اور روحانی یعنی علایق بدنی سی خالی کئی گئے ہیں
ہیں اس کلام معجز نظام کی إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ یعنی نہیں ہیں ہم مگر بشر مثل تمہاری
تاکہ کریں معرفت اونسی امت اونکی اور قبول کریں اونسی اور مانوس ہوں اونسی بسبب ہم
جنسی اور ہم شکلی کی چنانچہ اسی کیطرف اشارہ ہی قول اللہ تعالی کا وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا
لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ یعنی اگر کرداتے ہم اوس نبی کو فرشتہ
ہر آئینہ کر دالتے ہم اوسکو بصورت آدمی اور ہر آئینہ چھپاتے ہم اوپر لوگوں کی وہ چیز کہ اپنی
شبہ کرتی ہیں اور اسی پر ممکن ہی تفسیر حدیث مشہور کی بیچ عقل کی اسطرح سی کہ حدیث میں
آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ خلق کی خدا نے عقل تھی پس جب پیدا کیا اوسکو تو کہا خدا نے کہ آگی آ
پس آگی آئی پھر کہا پیچھی جا پس پیچھی گئی تو عقل سی مراد ذات نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کی ہی اور
حکم آنیکا سامنے سامنی آنی کی عبادت ہی اوسکی طلب سی طرف مراتب بزرگی اور کمال قرب
و وصال کی اور پھرنا اوسکا پیچھی توجہ قلب کی ہی بعد پہونچنی بلندی مرتبہ کمال کی نیچی کیطرف اپنی
مرتبہ سی اور مراد اس سی توجہ ہی طرف کامل کرنی خلق کی اور عکس ہی کہ ہو قول اللہ تعالی کا
قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَسُولًا اشارہ اسکی طرف اسطرح سی کہ بہودگی نازل کرنا رسول کا

کتا یہ پیغمبر کی اوترقی کا ایسی درجہ بلند سی کہ نہین وسعت رکھتا اوس درجہ کو کوی فرشتہ اور نبی
مرسل طرف معاشرت خلق اور اونکی ہدایت اور موانست کی پس آپ اس طرح مین ہیچ جاری کرنی تمام
فیضوں کی اور کمالون کی اسواسطی کہ وہ وسیلہ ہین درمیان تمام موجودات اور اونکی پیدا کرنیوالی
کی پس ہر فیض اور بخشش شروع ہوتی ہی اونہین سی اور وہ مبدا اوسکا اور پہر مین بعد قسمت ہوتی
ہی اوپر تمام خلق کی پس صلوٰۃ بھیجنی مین اونپر استدعای رحمت کی ہی طرف معدن رحمت
کی اور طلب فیض کا ہی اوسکی مقسم کیطرف تاکہ تقسیم ہو رحمت تمام خلق پر پہر معلوم کرو کہ تحقیق
اللہ تعالی نی ہرگاہ کہ کامل کیا اپنی نبی کو فرمایا کہ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ
عَنْهُ فَانْتَهُوا یعنی جو دی تمکو رسول پس لو اوسی اور جس چیز سی منع کرنی تمکو اوسی پس
واجب ہوی ہمپر حکم خدا سی متابعت نبی کی اصول و فروع دین اور امور معاش و معاد مین
اور حاصل کرنا سب امور کا اوسی اور تحقیق کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نی سپرد کی ہین
حکمتین اور معارف اپنی اور احکام و آثار اپنی اور ہر چیز کہ اوترتی ہی اوپر اونکی آیات
قرآنی اور معجزات ربانی سی اہلبیت اپنی کو صلواۃ اللہ وسلامہ علیہم پس فرمایا اونحضرت نی
بنص متواتر سی اِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِی اَہْلَ بَیْتِی
لَنْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ یعنی تحقیق کہ مین چھوڑتا ہون تم مین دو چیزین
بزرگ کتاب خدا اور عترت اپنی یعنی اہلبیت اپنی نہین جدا ہونگی وہ دونو تا آنکہ وارد ہوویں

کوثر پر اور تحقیق ظاہر ہوا احادیث مشہورہ سی یہ کہ علم ساری قرآنکا اونکی پاس ہی اور جدا نہ
ہونگی اور یہ حدیث متواتر بہی دلالت کرتی ہی اسپر بعد اسکی تحقیق کہ اہلبیت صلواۃ اللہ علیہم چھوڑ گئی
درمیان ہمارے حدیثین اپنی پس نہین ہے واسطی ہماری اس زمانہ مین مگر دستاویز اونکی حدیثون
سی اور غور کرنا اونکی آثار مین پس چھوڑی اکثر خلق نی ہماری زمانی مین آثار اہلبیت نبی کی
اور اعتماد کیا اپنی عقلون پر پس بعضی ہوئے ان مین سی وہ شخص مین جو چلتی ہین راہ حکما کی کہ خود گمراہ
ہوئی اور گمراہ کیا اونہون نی [illegible] اونکو اور نہین اقرار کیا اونہونی کسی نبی کا اور نہ ایمان لائے [illegible]
[illegible] واعتماد کیا ان سبہونے اپنی عقول فاسدہ اور رای ناقص پر اختیار کیا [illegible]
اور پیشوا اپس ولٹ پہیر کیا اونہون [illegible] حدیثونکو صحیح وصریح مین آئمہ ہدی صلوات [illegible]
اس جہت سی کہ وہ حدیثین نہین موافق ہوتی ہین اون چیزسی کہ جسطرف جاتی ہین حکما
[illegible] دیکھتی ہین کہ دلایل اور شبہات اونکی فایدہ نہین کرتی ہین ظن اور وہم کو بلکہ نہین
[illegible] ہین اونکی مگر شک حالی کرتی کی او [illegible] دیکھتا ہین بہی اختلاف ہی حکیمون کی رای مین اور مخالفت ہے
اونہین سی ایک کے علم کو دوسری کی علم سی پس بعض انہین علمای مشائین ہین جنہونی علم کو اپنی فکر
[illegible] مناسب کیا ہے اور بعضی اشراقی ہین کہ اپنی قلب کیطرف رجوع کرکی لی دلیل انہونی علم حاصل کیا ہے
[illegible] باہم موافق ہوتی ہی رای ایک گروہ کی دوسری گروہ سی اور خدا کی پناہ کہ آدمی اصول عقاید میں
اونکی عقل پر اعتماد کری پس چیرا کہ وہ جہالت و نادانی مین متحیر ہو گیا اور قسم ہے اپنی بندگی کی کہ سلطنت

جرأت کرتی ہین وہ طرف تاویل احادیث واضح کی کہ صادر ہوئی ہین اہلبیت عصمت اور طہارت
سی نسبت بنانے طرف یونانی کہ فرقی کرتے ہین اعتقاد لہذا ہی دین کا اور نہ کسی مذہب کا
ایک گروہ ہی ہماری زمانی کا کہ اختیار کی ہی اونہون نی بدعت دین مین عداوت کرتی ہین
خدا کی اوس بدعت سی اور نام اوسکا تصوف رکھا ہی بسبب اعتبار کیا ہی اونہون نی بارہا سے
ترسایانہ کو عبادت عیسی طور جوگی اور ہنود کا باوجودیکہ منع کیا ہی ہمارے نبی نی اوس عبادت
الکھتا
سی اور حکم کیا ہی نکاح کرنی کا اور صحبت داری خلق کا اور حاضر ہونی کا نماز جماعت مین اور جمعہ
ہونا مومنین کی ساتھ مجلسون مین اور ہدایت کرنا بعض اون مومنین کا بعض کو اور سیکھنا
اللہ تعالی کی اور سکھانا اون احکام کا اور عبادت دینیون کی او ساتھ جانا جنازون کے
اور زیارت مومنین کی اور سعی انکی حاجتون مین اور حکم کرنا واجبی امر مشروع کی اور منع کرنا
غیر مشروع سی اور قایم رکھنا سنہ و داڑھی کا اور سب چھوڑنا احکام خدا کا اور جو رہبانیت کہ
پیدا کی ہی اونہون نی چاہتی ہی ترک سب فرض و سنت کا پھر بھی اونہون نی اس پرستش پر
اکتفا نکی اور ایجاد کی ہین عبادتین اختراعی بعض اونمین سی ذکر خفی ہی ایسا کہ وہ عمل خاص
سی صورت خاص پر کہ وارد نہین اوسپہ نص حدیث اور نہین پایا جاتا ہی کسی کتاب مین
نہ صراحت سی نہ اشارت سی اور مثل اسکی بدعت ایجادی و حرام سی بلاشک و شبہہ چنانچہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ سَبِيلُهَا إِلَى النَّارِ

یعنی ہر بدعت گمراہی ہی اور جو گمراہی ہی راہ اوسکی طرف جہنم کی ہی اور بعض وہین سی ذکر
کرا وسکو اشعار مین گاتی ہین اور چیختی ہین گدہی کیطرح اور عبادت کرتی ہین اللہ کی ساتھہ سیٹی اور
تالیان بجانی کی اور خیال کرتی ہین یہ کہ نہین ہی اللہ تعالی کی واسطی کوی [illegible]ت سوا ان
دونون ذکر ایجادی کی اور چھوڑتی ہین تمام سنت اور نوافل کو اور جماعت کیا ہی نماز فرض بعضی
مین سی جو چونچ مارنی پر مثل چونچ مارنی کوّی کی یعنی فقط سترہ اللہ نبی ہین اور اگر نہ ہو خوف علما کا
ہر آئینہ ترک کرین اوسکو بالکل پس بتحقیق وہ ملعون نہین تو لعنت کرتی ہین انہین بدعتون پر
بلکہ تبدیل کیا ہی انہون نی اصول دین کو اور قایل ہین وحدت وجود کی یعنی ہر ایک شی عین ہی اور معنے
مشہور اس زمانی مین یہ سنی جاتی ہین اونکی مشایخون سی جو ہی نسبت اللہ تعالی کی اور مذہب
جبر کی اور عدم تکلیف عبادت کی اور سوای ان دونون کی قایل ہین اصول فاسدہ بہت کی
پس پرہیز کرو اونسی ای بہادرون اپنی جانون کو اور نگاہ رکھو اپنی ایمان و دین کو وسوسون سی ان
شیاطین کی اور اونکی خلاف نمائی سی اور بچاؤ اپنی تئین اونکی اطوار مصنوعی کی فریب سی کرکے
ہوی ہین جاہلون کی واسطی اب لکھتا ہون مین باجمال اس چیز کو کہ اصول مذہب سی جدا ہو
مجکو احادیث متواترہ سی تا کہ گمراہ نہو تم اونکی فریب دہی سی اور تمام کرتا ہون مین منت
تمہاری پروردگار کی تمہیں اور ادا کرتا ہون مین وہ چیز کہ پہنچی ہی مجکو تمہاری پیشواؤن سی
تا کہ ہلاک ہو وہ شخص کہ ہلاک ہوا بعد دلیل کی اور زندہ ہو بعد قائم ہونی دلیل کی اور بیان

نہ ذات یکتا ہی نہ صفات کو نہ اسکی واسطی جز نہ خارج مین اور نہ وہم و عقل مین اور ان جملہ کہ ثابت ہی قران اور حدیث سی یہہ ہی کہ وہ حقتعالی احدی المعنی ہی نہین ہی اوسکی صفات زائدہ بلکہ صفات اوسکی نہین ذات اوسکی ہین اور اون چیزون سی کہ ثابت ہی آیات اور اخبار سی یہہ ہی کہ وہ ازلی ہی اور نہ ابتدا اوسکی ہی انتہا نہین ماننب ازل مین اور ابد ہی ہی محال ہی فنا او سپر ازروی ازل اور ابد کی اور اون چیزون سی کہ ثابت ہوی ہین قران اور حدیث سی یہہ ہی کہ ہرگز وہ جسم اور جسمانی اور زمانی اور مکانی نہین ہی اور آور اون چیزون سی یہہ ہی کہ وہ زندہ ہی بغیر حیات زائد کی اور بغیر کیفیت کی اور ارادہ کرنی والا ہی بسبب اوسکی کہ دل مین گذرے اور فکر کری اور اون چیزون سی کہ ثابت ہین آیات اور احادیث سی یہہ ہی کہ ہر آئینہ وہ سب کام اپنی اختیار سی کرتا ہی یعنی مجبور نہین ہی صدور افعال مین اور انہین چیزون سی یہ ہی کہ وہ تحقیق کہ ہر شی پر قادر ہی اور اگر حقتعالی ارادہ کری پیدا کرنی کا ہزارون مثل اس عالم کی ہر آئینہ پیدا کر سکتا ہی بغیر مادہ اور مدت کی اور نہین ہی جیسا کہ مزعوم حکما کا ہی کہ جناب باری تعالی پیدا نہین کر سکتی اجسام مگر ساتھہ مادہ قدیمہ اور استعداد کی اور اون چیزون سی یہہ ہی کہ وہ عالم ہی تمام جزئیات اور کلیات کا اور علم اوسکا شامل ہی ہر چیز پر کہ ہو چکی ہی اور ہوگی ایک طریق پر ہی اور تغیر نہین پاتا علم اوسکا تا ہونی شی سی بعد عدم اور فنا اس شی کا اور اون چیزون مین سی یہی کہ تحقیق پوشیدہ نہین رہتا اوسکی علم سی ہموزن ذرہ کی نہ زمین مین نہ آسمان مین اسطرح جیسی زعم حکما کا ہی کہ جزئیات کا اوسکو علم نہین

اور یہ قول کفر ہی اور لازم نہین بلکہ جایز نہین فکر کرنا اوسکی کیفیت علم مین کہ علم اوسکا
حضوری ہی یا حصولی اور نہین جایز ہی تفکر اوسکی تمام صفات مین زیادہ اوس سے جو کہ مقرر
ہوا ہی اور بیان کیا ہی شارع نی ہماری واسطی پس تحقیق کہ تفکر اوسکی صفات مین رجوع کرتا ہے
اوسکی ذات کی تفکر کیطرف اور البتہ منع ہی ہمکو تفکر اوسکی ذات مین ... انیرہ
اور تحقیق کہ حق سبحانہ تعالی نہین کرتا کوی چیز مگر واسطی حکمت اور مصلحت کی اور نہین ظلم کرتا
ہی کسی پر اور نہین تکلیف دیتا کسیکو اوس چیز کی کہ جسکی طاقت نہو اور تحقیق ...
اوسنی بندونکو واسطی اونکی مصلحت اور منفعت کی اور اختیار دیا ہی اونکو افعال مین ...
اور ثابت ہی یہ کہ نہ جبر ہی نہ تفویض بلکہ امر ہی درمیان دو امر کی ...
قول کہ بندی مجبور ہین اپنی افعال مین مستلزم ہی ظلم کا اور وہ حقتعالی پر محال ہی اور یہان
کہ حقتعالی کو مطلقا دخل نہین ہی بندون کی افعال مین کفر ہی بلکہ یہ ہی کہ اللہ تعالی کو دخل
ہی ہدایت اور توفیق مین اور ترک مین اس ہدایت و توفیق کی اور یہی ترک ... ہی
شریع مین گمراہ کرنی سی یعنی دست بردار ہونا ہدایت سی لیکن اس ترک ہدایت سی نہین ہوتا
بندہ مجبور نہ فعل مین نہ ترک مین جسطرح کہ تکلیف دیتی ہی آقا اپنی غلام کو کسی امر کی اور ...
کری ترک امر پر قدرت اپنی و سمجھاوی اوسکو بن اکتفا کری وہ آقا اسی قدر ...
غلام عمل اوسپر پس عقلا اوسکی عقاب کرنی کو برا سمجھین گے اور اگر تاکید کی ہو اور ... آقا نے

بہتر بیچ قریبہ نزدیک کرنیوالی راہوں حق کی طرف اللہ تعالی کی جیسا کہ ظاہر ہی اکثر آیات اور احادیث سے
متواتر اور مجرب ہی بہمراہ دعا اور مناجات کی ہی لیکن اوسکی واسطی شرایط ہین کہ اون مین سے
حضور قلب ہی اور توسل تمام اور قطع امید کا ہی غیر خدا سے اور اعتماد کامل ہی اوسکی جناب
مقدس پر اور اونمین سی ہی توجہ بیچ امور صغیرہ و کبیرہ اور قلیل و کثیر کی حقتعالی کیطرف اور دعائین
متداولہ دو قسم ہین ایک قسم وہی اونمین سی دعا اور اذکار مقررہ ہین بیچ ہر روز و شب کی کہ مشتمل
ہین اوپر تازہ کرنی عقاید حقہ اور طلب مغفرت اور رزق اور دفع کرنی شر دشمنوں کی اور امثال اسکی
اور سزاوار ہی آدمی کو کہ کوشش کری حضور قلب اور توجہ اور تضرع مین جسوقت کہ پڑھی اونکو
لیکن لازم ہی کہ ترک نکری اونکو اگرچہ میسر نہو حضور قلب اور توجہ وغیرہ اور قسم ثانی مناجات
ہی اور وہ دعائین مشتمل ہین اوپر اقسام کلام کی بیچ توبہ اور استغاثہ کی اور عجز اور
التجا جناب حقتعالی مین اور تذلل اور انکسار مین اور نکا ایسا ہی نہین ہی کہ سزاوار نہین پڑھنا اونکا
مگر ساتھ بکا اور تضرع اور خضوع و خشوع تمام کی اور مناسب ہی اوسکی واسطی کہ مترصد اور منتظر رہی
اون وقتون کا کہ جسمین حضور قلب اور توجہ ہو اور غیر اوسکی نہین ہی ورنہ مشابہ استہزا اور مسخرا پن
کی ہو نزدیک اہل شعوروں کی اور یہہ دونو قسم دعا کی برکت اہلبیت سی بہت ہین اور دعائین
کرنی ہی فرصت بسبب کثرت کی نشر عشیرہ و اونکی ہیں قسم اول اون دعاؤن سی اکثر اونمین سی
مذکور ہین بیچ مصباح شیخ طوسی اور مصباح کفعمی رحمہما اللہ کی اور دونو کتاب جمال اور

اقبال ابن طاوس علیہ الرحمہ کہ تعقیبات اور ادعیہ منقبہ اور اعمال سنت وغیرہ پر مشتمل ہیں اور
قسم ثانی بھی مذکور ہی درمیان اون کتابوں کی اور سوا انکی مثل ادعیہ خمسہ عشر اور مناجات کی
کہ معروف ہیں ساتھہ انجیلیہ کی اور دعای کمیل نخعی اور سوای اسکی اور صحیفہ کاملہ اعظم اوسکا
کل اوسکا بیچ تمام ثانی انکی ہی پہر ہر آئینہ بعض دعائیں مناسب حال خوف کی ہیں اور بعض
مناسب حال رجا و امید کی ہیں اور بعض اونکی واسطی دفع بلا کی ہیں اور بعض متعلق ہیں ساتھہ
حالت فراغت کی اور سوای اونکی احوال مختلفہ سی جو لاحق ہوتی ہیں انسان کو پس سزاوار ہی
کہ بیٹھی انسان ہر حال میں جو مناسب وس حال کی ہو دعا دن سی ساتھہ لحاظ معانی کی
اور ساتھہ گریہ و زاری کی حال دعا میں اور جب تو اسطرح پر کہ اختیار کریگا یقین کریگا
کہ یہی قریب تر راہ ہی طرف حقتعالی کی کہ حاصل ہوتی ہیں اوس سی مقاصد دنیا اور آخرت
کی پہر معلوم کر تو یہہ کہ بزرگتر سعادت انسان کا اخلاق حسنہ پسندیدہ ہیں از
قسم تصفیہ قلب کی اور جود اور حیا اور اخلاص اور مسکنت اور حلم وغیرہ اخلاق حسنہ سی کہ
نیک جانتی ہی اوسکو شرع اور عقل اور قوی تر مہلکات نفس کی اخلاق ذمیمہ ردیہ ہیں
قسم بخل اور جبن اور کبر اور صورت اور حرص اور ریا اور غصہ اور حسد وغیرہ صفات ذمیمہ
سی کہ برا بین عقلا اور شرع اونکو اور واجب ہی انسانکو کہ سعی کری خالی ہونی میں اخلاق بد سی
اور آراستہ ہونی میں ساتھہ اطوار پسندیدہ کی اور گمان کرتی ہیں صوفیہ کہ یہہ سب کمالات

صفت کی یہان تک کہ ہو وی ضبط اوسکی خلق اور عادت اوسکی واسطی اور اثنا مین
اسکی ذکر کری احادیث مین جو وارد ہوی ہین ان صفات کی مذمت مین اور انکی ضد کی مدح
مین اور کتاب الایمان والکفر کتاب کافی یعنی کلینی کی مشعر ہی یا ذکر پر مثلا صاحب
بخل علاج کری اپنی نفس کا بعد توسل حقتعالی کی اور فکر کری بیچ اس امر کی کہ مال نفع ہو دنیا
اوسکو بعد موت کی اور بخشش کرنا فایدہ بخشتا ہی اوسکو اور اللہ تعالی عوض دیتا ہی
اوسکا اور نہین خلاف ہوتا ہی وعدہ حقتعالی کا بہر فکر کری آیات اور احادیث مین جو وارد ہوی
ہین مذمت بخل مین بہر زجر اور ملامت کری اپنی نفس کو اور مستعد کری اوسکو عطا پر پس دفعہ
اول مین شاق ہوگا اوسپر اور دفعہ ثانیہ مین سہل تر ہوگا تاکہ یہہ ہو جاوی عطا اوسکی واسطی
عادت اور خلقت کہ ممکن نہ ہوی ترک اوس عادت کا اور اسیطرح صاحب فخر کا مجلس
مین علاج کری بعد اوس چیز کی جو مذکور ہوی یعنی بعد توسل جناب باری کی اور بعد تفکر اور زجر
کی اسطرحسی کہ بیٹھی مدفعات پائین مجالس کی جو لایق نہو اوسکی یہان تک کہ ہو جاوی واسطی
اوسکی خلق اور عادت اور اسیطرح تمام اخلاق مین اور افضل ادعیہ سی جو پڑہی جاتی ہین توسل مین
ادعیہ صحیفہ کاملہ کی ہین واسطی مکارم اخلاق کی اور استعاذہ کی اخلاق ذمیمہ سی اور ملازمت عبادات
شرعیہ کی با شرایط انکی کافی ہی بیچ دفع مہلکات کی فقط اور محتاج نہین ہی انسان طرف ارتکاب بدعت
اور تشریعات کی اور درصورت ارتکاب بدعت کی لازم ہوتا ہی دور کرنا فاسد کا ساتھہ فاسد تر کی

تہ سلوم کرواتی راز دیری کہ نوافل یومیہ کامل کری واسطے مین واسطی فرایض کے اور
دیدنیا مستحب . سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ہین کہ ترک نہین کیا اونکو اوس جناب نے
جب تک ذکر ہی دنیا سی پس نہ ترک کر اونکو اور اگر ترک کیا ہو اونکو پس قضا کر اونکی مستحب
ہو سکی اور لازم کر اوپر اپنی روزہ پنجشنبہ اول و آخر کا اور چہارشنبہ اول کا عشرہ اوسط
ہر مہینی سے کہ یہ ہی سنت پیغمبر خدا کی ہی   اور لازم کر اوپر اپنی نماز شب ساتھ دعا اور تضرع اور
بکاکی کہ ہر آیینہ یہ وقت رات سی مقام قرب بندہ ذلیل کا ہی رب جلیل سی دروازہ دعا
اور رحمت و مناجات کا کھلا ہوتا ہی اور دل اوس وقت مین پریشان نہین ہوتا ہی اور عمل اوس وقت
مین نزدیک تر ہی خلوص سی چنانچہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ
أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا یعنے در ستیکہ نفس وہ شخص کا کہ جو سعد ہو ساتھ
عبادت کی رات کی وقت بہت موافقت رکھتا ہی دل اوسکا زبان اوسکی سی اور درست
تر ہی کلام مین اور لازم ہی تجھپر اوس وقت مین دعا برادران مومن کے واسطی بتفصیل کہ
ہر آیینہ وہ دعا تیری موجب قضا حاجت تیری ہو سکتی ہے اور مستجاب ہوتا ہی اسمین ساتھ
وجہ اوس چیز کی جو طلب کرتا ہی تو برادران مومن کی واسطی بلکہ بہشت مثل اوسکی اور ہی تجھپر
تعقیب نماز فجر مین مشغول ہونا ساتھ دعاؤن اور اذکار منقولہ کی اور مداومت اوپر کہ ہر آیینہ
بیچ اس ساعت کی تقسیم کی جاتی ہی روزی اور لازم ہی بعد اسکی چلنی پھرنی مین اوراد پڑھنی

ہی ہر روز سو مرتبہ اور عقب ہر نماز کی مجموع تسبیحات اربعہ تین بار اور کہے ہر روز تیس
مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ اور اگر اسقدر نہو سکی بیس تیس مرتبہ اور
کہے ہر روز سو مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور کہے ہر روز دس بار اَشْهَدُ اَنْ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ
صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اور کہے پیش از طلوع آفتاب و قبل از غروب آفتاب کی دس مرتبہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ
وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ اور دس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنْ ھَمَزَاتِ
الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ
الْعَلِیْمُ واسواسطی کہ ہر آئینہ وارد ہوا ہی احادیث میں کہ یہہ دونو سنتیں واجب ہیں
اور جو سہو کری تو اونکو بروقت اونکی لازم ہی کہ قضا کری اونکی اور کہے سو مرتبہ بعد نماز
مغرب و عشا کی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور اگر قدرت نہو سات بار اسواسطی کہ ہر آئینہ یہہ دونو امان ہیں
ستر قسم انواع بلا سی اور اکثر پڑہی سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور سورہ انا انزلناہ فی
لیلۃ القدر اور اگر قدرت ہو کہ پڑہی تو سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ

ہر روز سو بار بس عمل مین لا اور پڑہ آیۃ الکرسی و شہد اللہ اور قل اللہم
اور سورہ حمد اور قل ہو اللہ احد بعد ہر نماز کی اور تحقیق کہ وارد ہوئی ہین سب یہ جو ذکر کیا
مینی تیری واسطی احادیث صحیحہ اور شک نکر اگر ہی تو ایمان لانی والا۔ اہلبیت نبی ہی
کہ تحقیق مروی ہی اذکار بافضل اور ادعیہ صحیحہ سی کہ جسکو تالیف کیا ہی کمینہ جاہلین بدعت
کنندون نی فرقہ مخالف سی کہ چہوڑنی والی ہین پیروی اہلبیت کو اور لازم ہی تجہکو
نماز جعفر ابن ابیطالب کی پڑہنا اور اقل اوسکا یہہ ہی کہ ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ پڑہی اور ہنگام
شدائد مین مجرب ہی واسطی قضای حاجت کی اور ضرور ہی تجہکو حاصل کرنا کتب مین
دعاؤن مختصہ روز و شب کیو اسطی کہ ہر آئینہ واسطی ہر ایک کی اونمین سی تاثیر ہی بیچ
تقرب جناب باری کی اور اجتناب کر تو اون اعمال سی جو نہین دیکہی تو نی کتب معتبرہ
احادیث شیعہ مین کہ ہر آئینہ فرمایا ہی رسولخدا نی قَلِيلٌ فِي سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ
فِي بِدْعَةٍ یعنی کمتر سنت خوب ہی بہت بدعت سی اور لازم کر اپنی اوپر تقلیل طعام
اور خواب کو نہ کہ ترک حیوانات کا یا ترک اوس چیز کا جسکو انعام کیا ہی اللہ تعالی نی
تجہپر اور نہ تقلیل اکل و شرب و خواب کی اسمرتبہ جسمین سی لاغر ہو بدن تیرا اور جس سی قدرت
نرہی عمل پر اسواسطی کہ ہر آئینہ بدن تیرا مرکب ہی اور محتاج ہی تو طرف تقویت بدن کیواسطی
اعمال کثیرہ کی اور لازم ہی تجہکو سعی بیچ جلبت اوس چیز کی جو کہاتی تو اور پہنی تو اور دور رکہنی

ہین دونونکو شبہات سی جسلئے تمام اون چیزونکو کہ جسکو صرف کرتا ہی لوٹو ورد جہ خیر اولازم
ہی بچنی کہ رکہنا صحبت فاسقین اور ظالمین سی اور قلت معاشرت لوگونکی اسواسطی کہ ہر آئینہ اونکی
صحبت کیواسطی تاثیر عظیم ہی قساوت قلب مین اور تیری دور کرنی مین جناب اقدس الہی
سی حکم یہہ کہ بہی تو اونکی صحبت اور معاشرت سی عزلت اونکی ہدایت ہی ! دفع ظالم کا ہی
مظلوم سی یا اونسی تقیہ کرنا اور لازم ہی یہہ کہ اختیار کری تو اونکو اپنی صحبت کیواسطی
جو سبب ہین تیری واسطی آخرت مین ہونی اور نہ اختیار کر صحبت ہر شخص کے کہ جسکو دیکہی ہر آئینہ
صحبت اکثر اہل زمان کی ضرر پہونچاتی ہی تیری دین و دنیا کو کہا حواریان عیسی نی کہ
یا روح اللہ کس شخص کے ساتھ صحبت اختیار کرین فرمایا کہ صحبت اوس شخص کی کہ جسکا
دیکہنا یاد دلاوی تمکو خدا کی اور جسکی کلام سی زیادتی ہو تمہاری علم مین اور رغبت دی
بیچ آخرت کی عمل اوسکا اور سزاوار ہی یہہ کہ خاموش رہی اوس چیز مین جہ معنا مد ہو اور
کلام نکری حلال و حرام مین بغیر علم کی کہ ہر آئینہ مفتی اوپر کنارہ جہنم کی ہی اور تحقیق کہ
فرمایا ہی اللہ تعالی نی اَلَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وُجُوْهُهُمْ
مُسْوَدَّۃٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی جو لوگ کہ افترا کرتی ہین اوپر اللہ تعالی کی کذب کا روسیاہ
ہین روز قیامت مین اور سزاوار ہی کہ غنیمت جانی صحبت علمای حقانی کو نعمت کی مانند
سیکہی اونسی معالم دین اپنی کو اور ملاقات کرتا رہی زاہدوں اور عابدوں سی اکثر تاکہ پندو نصیحت لیوی انکی

تجھکو اعمال اور اقوال اور اطوار اونکی او ر احتراز کر بدظن رکھنے سے طرف مومنین کی مگر گمان بہتر
اور لازم ہے کہ جو کچھہ مومنین سے دیکھی تو اوسکی واسطے محمل صحیح قرار دی اور لازم ہے یاد
خداتعالی کی وقت بلا اونکی پس صبر کرے بلاؤن پر اور ہنگام نعمات شکر پروردگار
کرے عطای نعمت پر اور نزدیک طاعت کی ہر عمل مین لابد گی کو اور نزدیک معصیت کی ترک
اونکا کرے خوف خدای عزوجل سے اور لازم ہے تتبع کلی احادیث کا جو وارد ہوئی ہین
صفات مومنین اور متقین مین خصوصا خطبہ امیر المومنین ع کا جو کہ القا فرمایا ہے ہمام پر
چنانچہ والد ماجد قدس سرہ نے اوسپر ایک شرح خوب لکھی ہے پس لازم ہے کہ پڑھنا
اوسکا بغور معلوم کرے یہی باد رہے یہہ کہ نہین ظاہر کیا مینے تجھپر اس رسالہ مین مگر وہ
باتین کہ جو لین مین معادن نبوت سے اور نہین کہا مینے اپنی طرف سے اور اجتناب کر تو
اس سے کہ گمان کرے طرف والد علامہ یعنی ملا محمد تقی علیہ الرحمہ کی کہ تھے وہ فرقہ صوفیہ
سے یا کہ اعتقاد رکھتے تھے صوفیونکی طریقہ کا اور اونکی مذاہب کا وہ بری تھے اس بات سے اور کیونکر
گروہ ہوگی ایسی کہ وہ تھے مانوس تر اپنے اہل زمانہ سے طرف احادیث اہلبیت ع کی اور عالم تر
اور عامل تر اپنے زمانے کے بین اخبار معصومین ع کی تھے بلکہ تھا اونکا مسلک زہد و ورع اور تھے مدوامین
بظاہر بلباس تصوف ملبس تاکہ رغبت رکھین لوگ طرف اونکی تاکہ اس گروہ سے وحشت نہ کرین اور سنی تاکہ
پھیرین اونکو ان اقوال فاسدہ اور اعمال مبتدعہ سے لیکن البتہ ہدایت کی بہتون کو اونمین سے

طرف حق کی سبب اپنی مجادلہ حسنہ کی اور ہرگاہ دیکھا آخر عمر اپنی مین کہ یہہ مصلحت البتہ ہیگا
ہی اور بلند ہوئی ہین اعلام ضلالت اور طغیان کی اور غالب ہوئی ہی گروہ شیاطین کے
اور جانا کہ وہ سب دشمنان خدا مین صریح تبرا کیا اونسی اور نکیفہ اونکی کرتی تہی
اونکی عقاید باطلہ مین اور مین زیادہ تر شناسا ہون طریق والد اپنی کا اور میری
پاس [illegible] ونکی ہون اس امر مین اور یہہ آخر اوس چیز کا ہی جسکی ایراد کا
ارادہ کیا تہا مینی اس رسالہ مین اور امیدوار ہون مین فضل خدا سی ہیکہ
نفع دی تجکو وہ چیز جو بیان کیا مینی تجسی اور التماس کرتا ہون مین تجہسی کہ
فراموش نکری تو مجہی بیچ محل اجابت دعا کی اور موافق کرے اللہ تعالے
مجکو اور تجکو اوس چیز سے جسکو وہ دوست رکہتا ہے اور راضی ہی اور
کرے نی مجکو اور تجہکو اون لوگون سے کہ جو نصیحت کو قبول کرتے ہین بس نفع دیوی

اونکو نصیحت الحمد للہ رب
العالمین بفضلہ
الکریم

ترجمہ وصیت جناب علامہ رحمہ اللہ

معلوم کر اے بیٹا فرزند میرے مدد کرے تیری اللہ تعالی اوپر اپنی اطاعت کے اور توفیق دیوے
تجھکو اوس چیز کی کہ جسکو وہ دوست رکھتا ہے اور پسند کرتا ہے اور پہونچاوے تجھکو اون
چیزونکو جنکا تو آرزومند ہے امور خیر سے اور نیکبخت کرے تجھے دونو جہانمین اور عطا کرے
تجھکو وہ چیزین کہ جس سے حاصل ہوتی ہے خنکی چشم اور دراز کرے تیری واسطے عمر سعید
اور عیش گوارا اور خاتمہ کرے تیرے عمل کا خاتمہ بخیر اور نصیب کرے تجھے اسباب سعادت
اور فیض پہونچاوے تجھ برکات عظیم سے اور حفاظت کرے ہر مخوف سے اور دفع کرے تجھسے
بدیونکو ہر آئینہ مینے ملخص کئے تیرے واسطے اس کتاب مین خلاصہ فتاوی احکام شرع کی
اور ظاہر کئے مینے تیرے لیے اس کتاب مین قواعد شرائع اسلام کی ساتھ الفاظ مختصر اور
عبارت منقح کے اور واضح کئے مینے تیرے واسطے اس کتاب مین راہ راست ہدایت اور طریق
درست اور یہہ تحریر واقع ہوئی بعد اسکے کہ پہونچا مین سن پچاس کو اور داخل ہوا مین
شستم مین اور ہر آئینہ حکم کیا ہے پیغمبر خدا نے کہ تحقیق وہ عشرہ ہجوم لشکر مرگ کا ہے پس اگر
حکم کریگا اللہ تعالی اوپر میرے بیچ اسی عمر کی مرگ کا اور جاری کریگا اوسمین قضا و قدر اپنی
کو اور حکم کریگا اوس چیز کا کہ مقرر کیا ہے اوسنے اوپر بندگان حاضر اور غایب کی بیچ

اور لازم ہی تجہی صبر و توکل اور رضا اور ناظر رہ اپنی نفس کا ہر روز و شب اپنی
اعمال و افعال پر اور بہت طلب مغفرت کر پروردگار اپنی سی اور اجتناب کر دعای
بد مظلوم سی خصوصا دعای یتیمون سی اور پیرزنون سی واسطی کہ تحقیق کہ دعا انکی درگذر نہین
کرتا ہی خاطر شکستہ لوگون سی اور التزام کر نماز شب کا پس تحقیق کہ رسول خدا نی ترغیب
و تحریص فرمائی ہی اوسپر اور جس شخص کا خاتمہ ساتہہ شب بیداری کی اور وفات پائی
اس حال پر سبب اوسکی جنت ہی واسطی اوسکی اور لازم ہی تجہی صلہ رحم بجا لانا پس تحقیق کہ وہ سبب
ہی مزید عمر کا اور لازم ہی حسن اخلاق پر اپنی رسول خدا نی فرمایا ہی کہ اِنَّکُمْ لَنْ تَسَعُوا
النَّاسَ بِاَمْوَالِکُمْ فَسَعُوْهُمْ بِاَخْلَاقِکُمْ یعنی تحقیق کہ تم نہین احاطہ کر سکتی ہو
خلق کا اپنی مال سی پس احاطہ کرو تم اونکا اپنی اخلاق سی اور لازم ہی تجہی پاسداری اولاد
علویہ یعنی سادات کی پس ہر آینہ اللہ تعالی نی تاکید وصیت کی ہی اونکی حق مین اور گردانا
انکی دوستی کو اجر رسالت اور ارشاد کا پس فرمایا ہی اللہ تعالی نی قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ
عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی یعنی کہہ ای محمد کہ نہین سوال کرتا ہون مین تمسی
اوپر اوسکی یعنی رسالت کی کسی اجر کا مگر دوستی ذوی القربی کی اور فرمایا سید
رسول خدا نی کہ اَنَا شَافِعٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِاَرْبَعَةِ اَصْنَافٍ وَلَوْ جَاؤُا بِذُنُوْبِ
اَهْلِ الدُّنْیَا یعنی تحقیق مین شفاعت کرنیوالا ہون روز قیامت مین چار قسم کی لوگون کا اگرچہ

گزانیدی ہوویں انہون کی برابر کرتا ہون تمام اہل دنیا کی رجل نصر ذریتی
وَیَدٌ لَہُمْ اکرہ لذریتی عند المضیق ایک وہ کہ جسنے امداد کی میری ذریت سے
واسطے اور دوسرے وہ کہ جسنے بخشا مال اپنا میری ذریت کی واسطے وقت تنگی کی وَرَجُلٌ
اَحَبَّ ذُرِّیَّتِی بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ اور تیسرے وہ کہ جسنے دوست رکھا ہی میرے
ذریت کو زبان اور دل سی وَرَجُلٌ سَعٰی فِی قَضَاءِ حَوَائِجِ ذُرِّیَّتِی اِذَا اُطْرِدُوْا
وَشُرِّدُوْا اور چوتھے وہ شخص کہ سعی کرتی قضاے حوائج مین میری ذریت کی درانحالیکہ وہ
راندہ و پراکندہ ہون اور فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ
نادی منادی ایہا الخلایق انصتوا فان محمدا یکلمکم فینصت الخلایق
فیقوم محمد و یقول یا معشر الخلایق من کانت لہ عندی ید او منۃ
او معروف فلیقم حتی اکافیہ فیقولون بآبائنا و امہاتنا و ای ید و ای
منۃ و ای معروف لنا بل الید و المنۃ و المعروف للہ و لرسولہ علی جمیع
الخلایق فیقول لہم بلی من آوی احدا من اہل بیتی او برہم او کساہم من
عری او اشبع جائعہم فلیقم حتی اکافیہ فیقوم اناس قد فعلوا
ذلک فیاتی النداء من عند اللہ یا محمد یا حبیبی قد جعلت مکافاتہم
الیک فاسکنہم من الجنۃ حیث شئت فی الوسیلۃ حیث لا یحجبون

عن محمد واهلبيته عليهم السلام فيكنه بهم نبي

ہوگا روز قیامت کا ندا کرے گا منادی ای خلق چپ رہو اور ... کہ ہر ابیتہ محمد

کلام کیا چاہتی ہین تمہی پس چپ اور ساکت ہوگی خلق پہر کہڑی ہونگی پیغمبر خدا اور

کہین کی کہ ای گروہ خلق جس شخص کا مجہپر دست احسان یا منت یا نیکی ہو پس کہڑا ہو کہ

مین اوسکا صلہ اور جزا دون پس کہین کی وہ سب ان ورباب ہماری تجہپر فدا ہون کون

احسان ومنت اور نیکی ہمسی ہوتی بلکہ احسان ومنت اور نیکی خدا اور اوسکی پیغمبر کی سب خلق پہر

ہی پس فرماوینگی رسولخدا ہان وہ شخص کہ جسنی کسیکو اہلبیت میری سی پناہ دی یا او

ساتہہ نیکی کی یا اونکو برہنگی مین لباس پہنایا تو پس چاہئی کہ کہڑی ہون کہ مین اونکا جزا دون

پس کہڑی ہون کی ایک گروہ کہ انہون نی ایسا کیا تہا پس ندا حق تعالی کیطرف سی آویگی

ای محمد ای حبیب میری بتحقیق کہ قرار دیا مینی مکافات اونکا طرف تیری پس ساکن کر اونکو

جنت مین جہان چاہی پس لیجاویگا اونکو بیچ ایسی مکان کہ پردہ نہ ہیگا اونکو محمد اور

اہلبیت محمد سی اور لازم ہی تجہکو تعظیم فقہا اور تکریم علما کی پس تحقیق کہ رسولخدا نی فرمایا

من اكرم فقيها مسلما لقي الله تعالى يوم القيمة وهو عنه راض و

من اهان فقيها مسلما لقي الله تعالى يوم القيامة وهو عليه غضبان

یعنی جس شخص نے اکرام کیا فقیہ مسلم کا ملاقات کریگا وہ شخص اللہ تعالی کو روز قیامت مین

در انحالیکہ حق تعالی اوس سی راضی ہوگا اور جس شخص نے اہانت کی فقیہ مسلم کی ملاقات
کریگا اللہ تعالی سی در انحالیکہ وہ اوپر اوسکی غضبناک ہوگا اور فرمایا ہی رسول خدا صلعم نے
جلوس النظر الی وجہ العالم عبادۃ والنظر الی باب العالم عبادۃ و
مجالسۃ العلماء عبادۃ یعنی نظر کرنا طرف مونہہ عالم کی عبادت ہی اور دیکھنا
طرف دروازہ عالم کی عبادت ہی اور صحبت ساتھہ عالمون کی عبادت ہی اور بلازم ہی تجھی زیادہ
سعی بجا لا دینا علم اور تفقہ کی امر دین مین بس تحقیق کہ فرمایا ہی حضرت امیر المومنین نے
اپنی فرزندون کو تفقہوا فی الدین فان الفقہاء ورثۃ الانبیاء
یعنی علم دین کا تفقہ ہی حاصل کرو اسواسطی کہ فقہا وارث ہین انبیا کی وان طالب
العلم یستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض حتی الطیر
فی جو الہواء السماء والحوت فی البحر وان الملائکۃ لتضع اجنحتہا
لطالب العلم رضی بہ اور بہ آئینہ طالب علم کی لئی استغفار کرتی ہین وہ لوگ جو
آسمانون مین ہین اور وہ لوگ جو زمین مین ہین یہان تک پرندہ ہوا مین اور مچھلی دریا مین
اور بہ آئینہ ملائکہ بچھاتی ہین اپنی پرون کو واسطی طالب علم کی بسبب رضامندی کی اوس
اور وہ بیزہکر تو چہپاتی اور منع کرتی علم سی اون لوگون کو جو مستحق اوسکی ہین جلد ہلاک ہین
کہ خدا ہی بزرگ اور برتر فرماتا ہی ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات

علیہم السلام کی اور فضل اور علم اونکا معصوم سمجھنا اونکا اور واجب سمجھنا اونکی اطاعت کو
اور فضل زیارت کا اور دوستی اور تعظیم اونکی فی الجملہ ضروریات دین اسلام سی ہیں منکر اسکا
کافر ہی مثل نواصب و خوارج کی اور چیزیں کہ محسوب ہیں ضروریات دین مذہب اہل بیت سی حلال جاننا متعہ
زنان و حج تمتع کا ہی اور بیزاری ابوبکر اور عمر اور عثمان اور معاویہ اور یزید اور تابع انکی
اور ہر ایک شخص جو لڑائی امیر المومنین علیہ السلام سی یا اور ائمہ علیہم السلام اور بیزاری نسب
قاتلان امام حسین علیہ السلام سی ضروریات دین مذہب سی ہیں اور کہنا حی علی خیر العمل کا اذان میں
بہر صورت ضروریات سی ہی اعتقاد کری کہ نبی اور ائمہ علیہم السلام بالتحقیق سب معصوم ہیں اول عمر سی آخر عمر تک اونکی نہ گناہ
صغیرہ و کبیرہ سی بھی اور اسیطرح اعتقاد کری تمام انبیا اور ملائکہ کی حق میں کہ سب انبیا اور ملائکہ بہتر
المخلوقات ہیں اور نبی اور ائمہ علیہم السلام افضل ہیں سب انبیا اور ملائکہ سی اور عالم ہیں علوم
تمام انبیا اور علوم رکھتی ہیں ما کان و ما یکون کا یعنی جو ہو گذرا ہی اور جو کچھ کہ ہوگا قیامت تک
سب جانتی ہیں اور تحقیق اونکی پاس تہیں تمام انبیا کی اور کتابیں اونکی مثل توریت اور انجیل اور زبور
اور صحف آدم و ابراہیم و شیث اور عصا موسی اور خاتم سلیمان اور قمیص ابراہیم اور تابوت اور
الواح و جفر [illegible] جو ہوا اور سبب ہر امام کا نہ جہاد کیا ائمہ علیہم السلام میں سی مثل امام حسن
کی اور ترک جہاد کا یعنی مصالحہ کرنا اور جہاد امام حسین علیہ السلام کا اور سکوت کرنا اونکا اور کلام جسکا
کہ وہ سنتی کلام کیا اور سب اقوال اور افعال اونکی بموجب حکم خدا کی تہی اور جو کچھ کہ عالم میں ہی اور

رسول خدا نی سکہایا اوسنی علی ابن ابیطالب کو اور اسیطرح سنی ہر ایک امام لاحق جانتا تہا سب
علم امام سابق کا اپنی زمانہ امامت مین اور ایمہ علیہم السلام نہین کہتی تہی اپنی رای اور اجتہاد سی
بلکہ جانتی تہی سب احکام کو اللہ تعالی کیطرف سی اور جاہل نہ تہی جس چیز سی کہ سوال کئی جاتی تہی
اور جانتی تہی سب لغات اور تمام اصناف خلق کی ایمان و کفر کو اور عرض کئی جاتی ہین اونپر اعمال
اس امت کی ہر روز اور ابرار اور فجار سی اور اعتقاد نکر تو کہ انہون نی پیدا کیا عالم کو حکم سی اللہ تعالی کی
کہ البتہ ہم ممنوع ہوی ہین از روی احادیث صحیحہ کی اس قول سی اور اعتبار نہین اوس چیز کا کہ روایت
کی ہی بعضی راویون نی مثل برسی وغیرہ کی احادیث ضعیفہ سی اور جائز نہین ایمہ علیہم السلام پر
سہو اور نسیان اور جو کچھہ وارد ہوا ہی بعضی احادیث مین محمول ہی تقیہ پر اور واجب ہی تجہہ پر
کہ اقرار کری معراج جسمانی کا اور یہ کہ عروج کیا تہا جناب رسالت مآب نی اپنی بدن سی اور گذرے
تہی افلاک سی اور کوش نرکہہ شبہات حکما پر بیچ عدم الخرق اور الالتیام افلاک کی بسبب تحقیق
کہ یہہ شبہات بیہودہ اور ضعیف ہین اور اعتقاد معراج کا ضروریات دین سی ہی پس انکار اوسکا
کفر ہی اور واجب ہی کہ تسلیم کری جو پہنچی تجہہ کو احادیث سی پس اگر ادراک کری فہم تیرا اور
پہنچی طرف اوسکی عقل تیری ایمان لا اوسپہ تفصیلاً والا اجمالاً اور موقوف رکہہ علم اوسکا طرف
معصوم کے اور پرہیز کر تو رد کرنی احادیث سی بسبب ضعف عقل اپنی کی شاید کہ ہووہ حدیث
معصوم سی اور رد کری تو اوسکا بسبب نفہمی کی پس تکذیب کی تو نی اللہ تعالی کی اوپر عرش

خدا کی چنانچہ فرمایا ہی جناب صادق نے کہ معلوم کر تو یہ کہ علوم ہمارے عجیبہ ہین اور اطوار اونکی
غریبہ ہین نہین پہنچتی سمجھ اون تک عقل ہماری پس جایز نہین ہی ہمکو رد اوس چیز کا
جو پہنچی ہے ہمکو احادیث سی یہہ معلوم کر یہ کہ واجب ہی اقرار حاضر ہونا … کا اور دوازدہ
امام علیہم السلام کا قریب موت ابرار اور فجار اور مومنین اور کفار کی پس شفاعت کرتی ہین
سب مومنین کی بیچ آسان کرنی شدتہا اور سکرات موت کی اور شہادت کرتی ہین منافقین اور
اپنی دشمنون پر آئی ہی حدیث مین یہ کہ جو بات کہتا ہی انکہون سی مومنین کے قریب موت کی وہ سبب
شدت خوشی اور سرور کی ہی نہی اور ائمہ علیہم السلام کی دیکھنی سی اور واجب ہی اقرار اسکا بالاجمال
اور لازم نہین ہی فکر کرنا اونکی حضور مین اسطرح سی کہ معصومین علیہم السلام حاضر ہوتی ہین بجسام
اصلی سی یا مثالی سی اور کسی طرح سی لہذا جایز نہین ہی تاویل کرنا اسطرح سی کہ مراد حضور سی علم ہی یا
متصور ہونا اونکی صورتونکا بیچ قوت خیالی کی کہ وہ تاویل تبدیل کرنا ہی اوس چیز کو کہ ثابت
ہوئی ہی دین مین اور ضایع کرنا ہی عقاید مومنین کا او… ثابت ہی ایمان رکھنا اسپر کہ روح باقی
رہتی ہی بعد مفارقت جسم کی اور متعلق ہوتی ہی ایک جسم سی مثل بدن سابق یعنی … خسیسہ
سی … وہ روح ساتھ جنازہ اپنی کی ہوتی ہی اور آگاہ ہوتی ہی … جو کہ ساتھ اوسکی
کی جاتی ہین پس اگر مومن ہوا سعید ہوتی ہی جسم مثل مین تا کہ پہنچی طرف درجات رفیعہ اور
نعمایے عظیمہ کی حق تعالی کی واسطی اوسکی مقرر کئی ہین اور اگر منافق ہوا تاکید کرتی ہی روح

دیا کرتی ہیں بنا بر احتراز کی اون عذابوں سے کہ اسکی لیے آمادہ کیے گئے ہیں اور وہ روح ساتھہ
جسد اصلی کے متصل ہو کر ہمراہیان جنازہ کی رہتی ہے جب تلک کہ دفن کریں میت کو قبر میں اور
پھیر جاویں اسکو گاڑ کر تب پھر آتی ہے روح جسد اصلی کی طرف پس آتے ہیں دو فرشتے منکر اور نکیر
بصورت مہیب اگر ہو وہ میت قابل عذاب کے اور آتے ہیں مبشر و بشیر بصورت نیک اگر
ہو وہ میت ابرار سے پس سوال کرتے ہیں وہ دونو فرشتے اوسکی عقاید سے اور اعتقاد اوسکے سے ہر
ایک امام کے مذہب میں پس اگر نہ بیان کرسکے اونمیں سے ایک امام کا مارتے ہیں اوسکو گرز آتش
سے کہ بھر جاتی ہے قبر اوسکی آگ سے روز قیامت تلک اور اگر جواب دیا اوسنے ٹھیک ٹھیک بشارت
دیتے ہیں اوسکو بخشش اللہ تعالی کی اور کہتے ہیں وہ دونو ملائکہ اوسکی واسطے کہ سو رہ تو
مثل عروس کے آرام سے اور احتراز کرنا واجب کرتی ہے ان دونو فرشتوں کی اور اونکی سوال کے
اور تحقیق یہہ ضروریات دین سے ہے اور پرہیز کر تو سمجھنے سے تاویلات فاسدہ کی اثر ملایکہ میں کہ
اونکو عقول اور نفوس فلکیہ ٹھہراتی ہیں تحقیق کہ کثرت سے آتی ہیں آیتیں اور احادیث بہت سی
اجسام لطیف ہونے میں ملایکہ کے کہ قادر ہیں وہ متشکل ہونے پر صورت مختلفہ سے اور دیکھتے ہیں اونکو
رسول خدا اور ایمہ اور ملائکہ بال و پر رکھتے ہیں بعضی بعضی دو دو پر بعضی تین تین پر بعضی چار چار پر
اور خلقت اونکی خلق اللہ میں اکثر اور اعظم ہے اور ہر آیتہ احادیث کثیرہ وارد ہوی ہیں ابتدا
ہوی اونکی کیفیات میں اور عجیب و غریب خلقت اونکی اور واسطہ زمین اور وہ واجب ہے کہ اعتقاد

کرنی تو افلاک کی غیر مطابقت ہونی کا بعض ملی ہوئی نہیں ہین یعنی ایک آسمان سی دوسرا آسمان
تک پانچ سو برس کا ہی اور بیچ اونکا بہا ہوا ہی ملائکہ سی اور بالتحقیق وارد ہوا ہی احادیث
مین کہ نہین ہی کوئی موضع قدم بھر افلاک مین مگر ایسا کہ اوسمین فرشتہ [illegible] مشغول ہی تسبیح
و تقدیس حق تعالی کی اور واجب ہی کہ اعتقاد کری تو عصمت ملائکہ کا اور یہ [illegible] جو مشہور
ہی عوام الناس مین تواریخ یہود سی قصہ ہاروت و ماروت کا اور خطائین [illegible] کی کہ ہم انکی
وارد ہوا ہی ہمارا احادیث مین روا نہ اور تفسیر آیات کی کہ وارد ہوئی ہین اسمقدمہ مین صریح
پر ہی کہ فسق و خطا پر اونکی متضمن نہین اور یہ رسالہ اس قسم کی ذکر تفصیل کی گنجایش
نہین رکھتا پھر معلوم کر کہ لازم ہی تجھی ایمان اور اعتقاد ضغطہ [illegible] کا فی الجملہ یعنی سب کی لیے
ہو یا بعض کے واسطی لکن یہ کہ ضغطہ قبر کا عموما سب خلق کی واسطی ہی یا مخصوص ہی سوا
مومنین کامل کے ظاہر ہوتا ہی اکثر اخبار سی دوسرا احتمال و ضرور ہی اعتقاد ضغطہ ہونی کا
بیچ جسم اصلی کی نہ جسد مثالی مین اور یقین اسکا کہ بعد سوال منکر نکیر اور ضغطہ کی [illegible] ارواح
مومنین روحین طرف اجسام مثالی کی پس کبھی رہتی ہین وہ روحین اپنی قبرون پر اور مطالع
مین اپنی [illegible] پر بیٹھی ہیجانی اور اسپر کھیتی ہین اونسی اور منتفع ہوتی ہین اور کبھی
زیارت کرتی سی اکثر ہوتی ہین زواید مومنین سے اور کبھی انتقال کرتی ہین وادی طرف
وادی السلام کی کہ بیچ نجف اشرف ہی ہرا. درود اور سلام اوسکی [illegible] والی پر اور

بہی انتقال کرتی ہیں ارواح جنت دنیا کی طرف پس متنعم ہوتی ہیں اوسکی نعمت سے اور
کہاتی ہیں میوئیں جنت سے اور پیتی ہیں پانی اوسکی نہروں سے چنانچہ فرمایا ہی حقتعالے نے
ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم
یرزقون فرحین بما اتاہم اللہ من فضلہ اور اگر ہووین وہ کافر اور معاند لیجاتے
اونکو طرف دنیا کی پس عذاب ہوتا ہی اون پر روز قیامت تک اور اگر ہوتی ہین مستضعف یعنی
سست اعتقاد پس ظاہر بعض احادیث کا یہ ہی کہ مہلت دی جاتی ہی اونکو روز قیامت تک نہ متنعم
ہوتی ہین نہ معذب ہوتی ہیں اور واجب ہی اعتقاد کرے کہ واسطے اللہ تعالی کی دنیا مین جنت
اور دوزخ ہی سوای جنت خلد اور نار خلد کی بلکہ بہجی ہی حدیث جناب امام رضا علیہ التحیۃ و الثنا
سے کہ جنت آدم کی ہی جنت دنیا تھی نہ بہشت خلد کی اور واجب ہی اعتقاد جنت اور دوزخ کا
جسطرح سے کہ معلوم ہوا ہی صاحب شرع سے اور تاویل بہشت اور دوزخ کی ساتھہ معلومات حقہ
و باطلہ کی اور اخلاق حسنہ اور ردیہ کی کفر اور الحاد ہی بلکہ واجب ہی اعتقاد اون دونون
کی مخلوق ہونی کا بالفعل نہ یہ کہ جنت اور نار پیدا کئی جائینگی من بعد اور ہر آئینہ وارد ہوا ہے
امام رضا سے کہ جسنے انکار کیا اسکا پس وہ منکر ہی آیات قرانی کا اور معراج نبی کا بلکہ فرض
ہی اور واجب ہی کہ ایمان رکہی رجعت کا کیونکہ یہ اعتقاد رجعت کا خصایص شیعیان اہلبیت
سے ہی اور مشہر ہی ثبوت رجعت کا ائمہ علیہم السلام سے درمیان شیعہ اور سنی کی اور

وارد ہوئی ہین ائمہ سے کہ نہین ہے ہمسے وہ شخص کہ نہ ایمان رکھے ہماری رجعت پر اور وہ
چیز کہ ظاہر ہوتی ہی احادیث سے یہ ہی کہ محشور کریگا اللہ تعالی زمانے قائم آل محمد مین یا کچھ پیشتر
اوس زمانی سے ایک گروہ کو مومنین سے تاکہ روشن ہووین انکھین انکی جب دیکھین ائمہ
کی اور اونکی دولت کی اور حشر پاینگے ایک جماعت کو کافرین اور مخالفین سے تو واسطے انتقام
کی جلد دار دنیا مین اوس ست اعتقاد [illegible] ہی مین پس وہ رجوع نکرینگی مگر قیامت کے
مین لیکن رجوع ائمہ علیہم السلام کی پس ہر آئینہ دلالت کرتی ہین احادیث کثیرہ اور برجعت
امیر المومنین علیہ السلام کی اور بہت احادیث وارد ہین اور برجعت امام حسین کی اور دلالت بعض
احادیث کی ہی اوپر رجوع نبی صلی اللہ علیہ و آلہ اور تمام ائمہ سے لے اور رجعت ان
بزرگواروں کے زمانہ صاحب العصر و الزمان مین یا قبل اونکے اسمین احادیث مختلف ہین
پس واجب یہہ ہی کہ اقرار کری تو رجعت بعض ملن او ائمہ کا مجملا اور موقوف رکھے علم
اوس چیز کا کہ وارد ہوا ہی نہی مین بتفصیل ائمہ پر اور ہر آئینہ لکھی ہین مینی مادہ
کہ وارد ہین اسمین بیچ کتاب بحار الانوار کے اور لکھا ہی ایک رسالہ علیحدہ بیچ رجعت
مین [illegible] ہی اعتقاد تجھکو کہ اللہ تعالی محشور کریگا تمام خلق کو روز قیامت مین اور
پہیریگا اونکی روح کو طرف اجسام اصلی کی [illegible] انکار اونکا اور تاویل کرنا اوسکا طرح سے کہ وہ
موجب انکار ظاہر کی ہوتی ہی جیسا کچھ کہ سنا جاتا ہی فی زماننا بعض ملاحدہ سی کفر ہے

اور اسکا بھی با جماعت اور اکثر آیات قرانی وارد ہین اسکی اثبات مین اور کافر ہی منکر او
اور تو جیہ بابیلا ف شبہات حکما کی اس حشر و نشر مین اعادہ معدوم کی نفی سی اور ملتفت ہو حشر
تاویل آیات اور احادیث کی معاد روحانی ہی اور واجب ہی اعتقاد بیچ حقیقت حساب کی اور کرون
مین نامہای اعمال کی راست واجب ہی اور اللہ تعالی نی موکل کئی ہین ہر ایک انسان پر دو
فرشتی ایک اون دونونکا داہنی طرف اور دوسرا بائین طرف ہی اور لکہتا ہی داہنی طرف والا
نیکیان اور بائین طرف والا بدیان پس ہر روز دو فرشتی لکہتی ہین اعمال دن بہر کی
جب دن تمام ہوتا ہی دونو اوسکی عمل کو لیکر بلند ہو جاتی ہین طرف آسمان کی اور آتی ہین
دو فرشتی لکہتی کو رات کی عمل اور پرہیز کرتو ہر سی کہ تاویل کری دوسرانہ و وزن
اور اون چیزونسی جو سنی جاتی ہین اس زمانہ مین کہ ہر آئینہ وہ کفر ہی اور واجب ہی
یہ کہ ایمان لاوی ساتہہ شفاعت نبی اور ایمہ کی اور یہہ کہ ہر آئینہ اللہ تعالی خلف وعدہ
ثواب کا نہین کرتا اوسکی لیے جنی اطاعت کی ہی اوسکی اور امکان رکہتا ہی کہ خلاف کری
وعدہ عذاب سی اہل جیسی کہ بخشی گناہ کسی شخص کے مومنین مین سی بغیر توبہ کی اور پہر آئینہ
حق سبحانہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ یقینا یہ وعدہ الہی کی اور واجب ہی تو ایمان رکہی
کفار و معاندین اہل خلاف سی خلود جہنم کا اور یہہ کہ مستضعفین اہل خلاف سی تو صد
مین امر الہی کی کہ احتمال ہی اونکی نجات کا جہنم سی بسبب فضل خدا کی اور مستضعف ضعیف العقل

اونکی اقوال اور افعال مین اور فکر کرنی سی اونکی حدیثون اور خبرون مین بس معلوم
کر تو کہ بہتر سے ہر طرح کی باتین ہمینا اونکی احادیث مین اسواسطی کہ نہین ہی کوئی حکمت
متشفی کے حکمتون سی مگر وہ حکمت حدیث مین ظاہر اور شرح ہی اور جس شخص کی لیئے
جو اون حدیثون مین تامل اور فکر کری دل سلیم اور عقل مستقیم سی لہ لج نہین ہوے
ہی عقل اوسکی بسبب چلنی راہین گمراہی اور نابینائی کی اور مانوس نہین ہوا ہی فہم
اوسکا ساتہ اموار اہل بطلان و گمراہی سے کے اور راہ پہنچنی کیطرف نجات کی اور فائز
ہونی سے کے طرف سعادت کی ظاہر او واضح ہی بیچ حدیث کی اوس شخص سے اوسنی
دور کیا ہی پردہ ہوا و ہوس کو اپنی انکہہ سی اور توسل کیا ہی اوسنی اپنی پروردگار
کیطرف صحیح کرنی مین اپنی نیت کی اور ہر آئینہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی والذین جاھدوا
فینا لنھدینھم سبلنا یعنی جنہون نی کوشش کے بیچ ہماری راہ مین
ہر آئینہ ہدایت کرینگی ہم اونکو اپنی راہین اور مثال ہی یہہ کہ پورا انکو حق اللہ تعالی اوسنی
مدد ہی کو صوفیت کردہ ہی اوسکی طرف اون دروازون سی کہ حکم کیا ہی اللہ تعالی
نی آنی کا اونکی طرف سی نہیں وہ جو دخ ہی پہلی واسطی سالک راہ خدا کی یہہ ہی کہ صحیح کر
نیت اپنی کہ ہر آئینہ مدار اعمال کا بیچ مقبول اور کمال اعمال کی مراتب نیات پر ہی اور یہہ نہین
ہوتا مگر ساتہہ توسل کامل کے جناب قدس الہی مین اور ساتہہ پناہ چاہنی کی شر نفسانی

اور غلبہ ہوای نفسانی سی پھر فکر کر عظمت مین اس مقصد بلند کی اور فکر کر اسمین کہ
بعد گذر جانی کی اس عالم فانی سی نہین میسر ہوگا اوسی پھرنا اس دنیا پر اور واسطی تدارک
اون چیزونکی کہ اوس سی فوت ہوئی ہین اور پھر فکر کر حسرت عظمی اور حسرت کبری سی
پھر فکر کر بیچ فنا و بوقلمونی دنیا اعتبار اس دنیا کی اور اوسکی بی اعتمادی عزت
اور افتخار سکی اور رجوع کر سے فنا سے اس انکزات مین اوس چیز کیطرف جو
وارد ہوئی ہی ائمہ ہدی علیہم السلام سی اس امر مین طرف کلام غیر کی اسواسطی کہ اونکی
کلام معجز نظام کو بسبب صادر ہونی کی چشمہ ہای وحی و الہام سی تاثیر عجیب ہی کہ نہین
ہی وہ تاثیر غیر کی کلام مین اگرچہ مضمون اونکی ہو وین اور کلام اونکی غیر کا مثل غزالی
اور ابطال اب کی اور اونکی امثال کا مشتمل ہی حق و باطل پر اور وہ اشخاص رونق دیتی
ہین بنظر ناظرین اپنی باطل کو انشای ذکر حق مین تاکہ داخل کرین اپنی دام فریب ور
جال مکر مین پھر معلوم کر کہ غیبت وہ نہین ہی جو مشہور ہی خلق مین دلمین گذرنی
سی یا ذکر اوسکا الفاظ عربی یا عجمی سی بلکہ غیبت وہ چیز ہی کہ باعث ہوتی ہی اوپر فعل
افنا ضکی ہو وہ ایک امر ہی جو پیدا ہوتا ہی نفس انسانی مین کہ منقطع نہین ہوتی اور غیر
کوشش کر خیالی اطاعت خدا مین وہ لوگ کہ بیٹھی ہی اونکو حسنات انکی عیوب نفس
پر اور مرض اوسکی پر اور علاج اوسکی پر جیسا کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ... صحیفا

امید اوسکی صلاح کی نہین رہتی دوسرے وہ کہ ملتبد ہی اسد رہ مذکورہ بہی
پس اوسکی خاطر مین حب دنیا اور آخرت کی دونو ساتھہ ہوتی ہین اور زعم باطل رکھتا ہے
کہ حب دنیا اور حب آخرت دونو جمع ہوتی ہین پس کبہی غالب ہوتی ہی حب آخرت
کی پس عمل کرتا ہی آخرت کی واسطی اور کبہی غلبہ کرتی ہی اوسپر حب دنیا کی پس واسطی
اوسکی عمل کرتا ہی پس یہہ شخص اگر اپنی نفس کو اسد رہ سی مرتفع نکریگا عنقریب قسم اول ملحق ہوگا
تیسرے یہ جس شخص پر غالب ہوتا ہی خوف عذاب کا اور خبردار ہوتا ہی اور فکر کرتا ہے
بیچ عذاب شدید اور عقاب الیم خدا کی پس یہی خوف و خطر سبب کرجانی دنیا کا اوسکی خاطر
سی ہوتا ہی یہہ وہ عمل کرتا ہی جو کچھہ عمل کرتا ہی اعمال نیک سی اور ترک کرتا ہی جو کچھہ ترک
کرتا ہی اعمال بد سی بسبب خوف خدا کی اور یہہ عبادت صحیح ہی لیکن درجہ کمال کو
نہین پہنچتی اور حضرت صادق نی فرمایا ہی کہ اسطرحکی عبادت غلامونکی سی ہی چوتھے
وہ کہ غالب ہوتا ہی اوسپر شوق اون چیزونکا کہ مہیا کیا ہی حقتعالی نی محسنین کے واسطی بہشت
بہشت پس عبادت کرتا ہی خدا کی واسطی خواہش اون امور کی اور وارد ہوا ہی حدیث
مین کہ یہہ عبادت مزدورون کی سی ہی یعنی بطمع اجرت عمل کرتی ہین اور یہہ قریب ہی
مرتبہ سابق کی پانچوین قسم وہ کہ عبادت کرتا ہی حقتعالی کو مستحق عبادت کا سمجھہ کر یہہ درجہ
صادقین کا ہے چنانچہ جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا ہی ما عبدتک خوفا من نارک

بی لاطمعاً فی جنتک ولکن وجدتک اهلاً للعبادة فعبدتک

یعنی نہین عبادت کی مینی تیری واسطی خوف جہنم کی اور نہ واسطی طمع جنت کی لکن پایا مینی تجکو مستحق

واسطی اور عبادت کی پس عبادت کی مینی او، فرمایا ہی حضرت صادق نی کہ یہہ عبادت حرار کی

ہی یعنی آزادون کی اور نہین سنا جاتا ہی یہہ دعوی سوای ائمہ معصومین سی سو واسطی کہ یہہ

ہو کی عبادت احرار کی مگر اوس شخص کو کہ معلوم کری اپنی ولسی یہہ بات کہ اگر نہ بنایا اللہ

جنت و دوزخ کو بلکہ معاذ اللہ عاصی کو جنت اور مطیع کو جہنم ہوتی ہر آئینہ نفس اوس شخص کا

اطاعت کو قبول کرتا سو واسطی کہ اللہ تعالی مستحق اطاعت اور عبادت کا ہی ششم وہ

ر عبادت کرتا ہی خدا کیو واسطی اداء شکر اوسکی کی بنا بر ملاحظہ نعمات غیر تناہی حقتعالی

تعالی کی پس مقتضی علم کرتی ہی اسکا کہ یہہ منعم مستحق عبادت کا ہی واسطی نعمت دینی

ہی اور ہفتم وہ کہ عبادت کرتا ہی حقتعالی کی از روی حیا کی پس علم کرتی ہی

مقتل اوسکی حسنات کی نیکی اور سیئات کی بدی کا اور معلوم کرتا ہی یہہ کہ اللہ تعالی آگاہ

ہی اوسکی تمام احوال پر پس یہہ عبادت کرتا ہی از روی حیا کی اور متوجہ نہین ہوتا طرف ثواب

ور عقاب کی اور اسی طرف اشارہ کرتی ہی تفسیر احادیث کی ان تعبد اللہ کانک

تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک یعنی عبادت کر تو حقتعالی کو گویا کہ تو دیکھتا

اوسکو پس اگر تو نہین دیکھتا ہی اوسکو ہر آئینہ وہ دیکھتا ہی تجکو ہشتم وہ کہ عبادت

کری از روی محبت حقتعالی کی اور رتبہ محبت کا اعلای مراتب کمال کا ہی اور وہ محبت
حاصل ہوتی ہی بسبب مداومت ذکر حقتعالی کی اور کثرت عبادت کی اور یاد کرنی نعمات اور
الطاف حقتعالی کی اور جب حاصل ہو محبت اوسکی نہین جایز ہی . منت محبوب اپنی
اوسکی دوستی کی نہی اور نہین دیکھتا ہی طرف نفع اور ضرر کی بلکہ مقصود یہہ کہ عبادت
کری اوسکی تقرب کی واسطی یعنی خواہش قرب کیواسطی معانی دقیقہ ہین چنانچہ اشارہ کرینگی
ہم بعض معنی کی طرف اسواسطی تصور نہین کیا جاتا ہی حق سبحانہ تعالی کی شان مین قرب
زمانی اور قرب مکانی پس باکہ مراد قرب سی قرب درجہ اور کمال ہی اسواسطی کہ مراتب نقص
مین واسطی اوس شخص کے نہایت دوری اوسکی جناب مقدس سی ہوتی ہی سبب اوسکی
نہایت کمال کی پس جب دور کری اپنی نفس سے بعضی نقصانون کو اور متصف ہو وی ساتھ بعضی
بعض کمالات سی کم ہوجاتی ہی دوری اوسکی جناب سی اور متصف ہوتا ہی ساتھ بعض اخلاق
حقتعالی کی باکہ مراد قرب سی قرب بحسب مصاحبت معنوی اور اوسکی یاد کی ہی پس اکثر آدمی
جب کہ ہو محب مشرق اور محبوب مغرب مین وہ محب ہمیشہ ہم محبوب کی ذکر اور فکر
مین اور اوسکی خدمات اور اوسکی اہم مہمات مین مشغول رہیگا اور یہہ فی الحقیقت نزدیک
ہی محبوب سی نسبت عدو کی جو اوس محبوب کی پہلو مین بیٹھا ہو اور لاریب یہہ دو معنی
بدو ذکر کی ہمیشہ حاصل ہوتی ہین عبادت سی پس ممکن ہی کہ ہو وی غرض عابد کی حصول

اندو نو معنی کا یعنی قرب رتبی کا یا قرب مصاحبت کا اور قرب کی واسطی دوسری معنی ہی
ہین اور نیت کیو نکہ یہی خارج بحث ہین درمیان اون مرتبون کی جسکا ذکر مینی کیا اور اشارہ ہی
کمرا سکی بعض کیطرف بر سبیل تمثیل تا کہ بچا نی مومن سالک راہ خدا کا عظمت اس راہ کی
اور توسل چید ا کری اللہ تعالی تا کہ نجات پاوی جہالت سی اس راہ کی بیان تک کہ
جب داخل ہو وہ بندگان خالص خدا مین محفوظ رہی شر شیاطین سی جیسا کہ فرماتا ہی اللہ
اِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ہر گز بندگان خالص پر میری نہین ہی
تجھکو ای شیطان غلبہ اور کیا خوب مثل ہی شیطان کی اوس کتی کی ساتھہ کہ خلق کی
دروازہ پر رہتا ہی اور ایذا دیتا ہی اوس شخص کو جو ارادہ کرتا ہی داخل ہونی کا گھر مین
اوسکی مالک کی اور غیر ممکن ہی دفع اوس سگ کا مگر اسطرح کہ منع کری اوسی مالک اور
زجر کری اوسکو یا وہ کتا سمجھی یہہ کہ داخل ہونی والا صاحبخانہ کی دوستون سی ہی بس
اسیطرح یہہ سگ ملعون موکل ہی دروازی پر حقتعالی کی تا کہ نہ آئی یا وین اجنبی اور وہ شخص
جو ہی شقاوتسی آنی کی قابل نہین ہی دروازہ خدا مین بس جب منع کری اوس سگ کو وہ صاحب
خانہ جل شانہ بسبب پناہ مانگنی بندہ کی اوس کلب کی شر سی یا کہ معلوم کری وہ کہ
یہ شخص مقرب درگاہ اور خاصان مالک الملک سی ہی اور جانی کہ اکثر اوقات وہ شدہ رکھتا ہی
اس دروازہ سی آمد ورفت رکھتا ہی صاحب خانہ سی اس وقت وہ اوس مین تعرض نہین کرتا ہی

ابتدی یہ کتاب پس جب توسل لکھی یہ سالک جناب باری تعالی سی اور درست رکھی اپنی نیت
کو یعنی المقصد و شر ریم ا مین طلب کریگا اوس چیز کو جسکا انجام بخیر ہوا اور اندیشہ کریگا کہ انجام
کرنیکی اوسکو اہل زمان او تو جانا جسکو و دو ہاں کی معنوی سفر یا زاہد خلافہ بعث کر دیا
اسکو جہل کی طرف و جب کہ پہنچی اس منزل کو ظاہر ہوتا ہی اوسکی لیئی حق معاینہ سی پس منزل اول
ہی بعد اسکی یہہ کہ بہم پہنچاوی ایسا علم کہ جسکو موافقت ہو کلام اہلبیت سی ہی اور اونکی ہماری
سی از روی اعتقاد کی نہ وہ کہ تاویل کرتا احادیث کو بسبب عقل اپنی کی بلکہ بہم پہنچا
اور شخص کو جو صحیح العقاید ہو احادیث سی بعد شروع کری مطالب علم مین بنا بر فرمان
برداری حقیقاتی کی اور اوسکی طلب بنا کی لئی اور فکر کری بیچ احادیث اہلبیت
کی اور مقصود اوسکا حاصل کرنا علم کا واسطی عمل کے ہو پس سواسطی کہ عمل بی علم کی
نفع نہیں بخشتا جیسا کہ وارد ہی حضرت صادق علیہ السلام سی ان العامل علی غیر
البصیرۃ کالسائر علی غیر الطریق لا یزیدہ سرعۃ السیر الا بعدا
یعنی تحقیق کہ عامل بی بصیرت مثل اوس مسافر کی ہی جو بی راہ جاتا ہی کہ فائدہ نہیں بخشتا جلد
راہ چلنا اوسکو سوا ہی دوری کی اور نہ فائدہ دیتا ہی بی عمل کے اور یہہ علم قائم نہیں رہتا بغیر
عمل کی جیسا کہ روایت کی گئی ہی من عمل بما علم ورثہ اللہ تعالی علم ما لم یعلم
یعنی جو شخص کہ عمل کری موافق علم کی اپنی حق سبحانہ تعالی اوسکو نصیب کرتا ہی علم اوس چیز کا

کہ جسکا نہیں جانتا تھا اور ہر آئینہ مثل دیکھا کی ہی او سکا بی علم کی ساتھ عمل کا بہت رہا ہی اوسکی
ساتھ رہتا باریک ہوجاتا ہی جب کہ توقف کری اور راہ نجلی روشن ہو رفتہ رفتہ بہوگا اوسکو سبب
جہل کی اور عدہ علوم یعنی جہانتک کہ وہانسی نظر کام کرتی ہی اور جسقدر چلا جائیگا اوسی قدر چراغ بہی
اوسکو سبب اوس چراغ کی ہمراہ ہوتی چلی جائیگی پس علم مددگار ہوتا ہی اوپر عمل کی اور
عمل زیادہ کرتا ہی علم کو پس بہتر اور ہی یہ کہ اپنی روز کو تین حصہ کری بعض روز مین واسطی
طلب رزق حلال کی اور دوسری اور بعض روز مین طلب علم مین اور بیچ بعض کے مشغول ہووی ادا
واجبات اور مستحبات مین اور مناسب ہی کہ حاصل کری مقدار معتدبہ علوم الیہ سی
یعنی اون علمونسی کہ جنسی تصحیح اعراب اور امتیاز درمیان فاسد اور صواب کی ہو سکی
و بعضی احتیاج علم حدیث کیطرف اوسکی مثل علم صرف و نحو کی اور حاصل کری تہوڑا سا
علم منطق سی اور تہوڑا علم اصول سی اور بعض کتب فقہ سی بعد صرف ہمت کری علم حدیث مین
اور مطالعہ کری کتب اربعہ کو یعنی کلینی اور من لا یحضر الفقیہ اور استبصار اور تہذیب کو
تصانیف جناب صدوق علیہ الرحمہ کی اور سوا ہی اوسکی اور ہر آئینہ موجود ہین میری پاس
بحمد اللہ سوای کتب اربعہ کی قریب دو سو کتاب کی اور تحقیق کہ جمع کیا مینی اونکا درمیان
کتاب ہی اونکو یعنی کتاب بحار الانوار مین پس لازم ہی سب کو دیکھنا اوسکا اور غرض کرنا
اوسکی مطالب غامضہ مین اور لازم ہی استفادہ اوس کتاب سی کہ وہ فی نفسہ قسم ا...

واقعات روح ہی مثل نام اپنی کی یعنی اسم بامسمی ہی یہہ معلوم کرانی کو اور کہ واسطی ہر عبادت کی روح اور تن ہی نہ بغیر وباطن ہیں پس ظاہر اور جسم عبادت کا حرکات مخصوصہ ہین اور باطن اوسکا اسرار مقصودہ ہین اوس عبادت سی اور ثمرات مترتبہ اوسپر اور روح اوس عبادت کی حضور قلب اور توجہ اوسی عبادت پر اور طلب حصول اوس چیز کا جو کہ مقصود ہی عبادت سی اور حاصل نہین ہوتی ہین یہہ ثمرات مگر اوسی سی مانند نماز کی کہ وہ ستون دین ہی اور حق تعالی نے اوسی افضل اعمال بہتر کر دانا اور آثار عظیمہ اوسپر مترتب کئی ہین قال اللہ تعالی إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ یعنی ہر آینہ نماز رکہتی ہی فحش سی اور امر قبیح سی اور فرمایا ہی رسول خدا نے الصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ یعنی نماز معراج مومن کی ہی اور یہین مرتب ہوتی ہین اوسپر یہہ ثمرات مگر بسبب حضور قلب کی کہ وہ روح اوس نماز کی ہی اسوجہ سی کہ جسم کو بغیر روح کی کچھہ فائدہ نہین ہوتا اور اسی واسطی ہماری نماز باز نہین رکہتی ہمکو فحش و منکر سی اور نہین حاصل ہوتا ہی بسبب اس نماز کی عروج بستی تعلقات دنیویہ سی طرف درجات عالیہ کی پس ہر آینہ نماز معجون الہی اور مرکب سماوی ہی جب کہ شروط مقررہ اوسمین شرایط اوسکی عمل کی نفع دیتی ہی واسطی سب امراض نفسانی اور رذائل کی پس لازم ہی یہہ کہ انسان ہر ایک فعل مین افعال نماز سی یاد رکہی راز اس فعل کا اور غرض جو مقصود ہی نماز سی پس ہیہ ہیچ اون دعاؤنکی جو پہلی نیت کی پڑہی جاتی ہین

توجہ کرنا نفس کا ہی کہ متوحش ہوا ہی بسبب اشتغال امور دنیویہ کی کہ انسان ہر
طرف محتاج و مضطر ہی بسبب حکمتون اور مصلحتون کی تاکہ ہو جاوی بیدار نماز مین اوسکو
جناب باری سی اور شرائط قبول عمل سی تقوی اور پرہیزگاری ہی معاصی سی اور بندی کی
بسبب ارتکاب معاصی کی دور ہو جاتا ہی میدان قرب حقتعالی سی اور تحقیق فرماتا ہی
اللہ تعالی اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ یعنی نہین قبول کرتا ہی حقتعالی عبادت
کو مگر پرہیزگارون سی اور بندہ جب مرتکب افعال بد کا ہو اور بسبب اوسکی نہایت دور
ہو تضرع اور زاری کری پہلی نماز کی تاکہ حقتعالی اوسکی مغفرت کری اور اوسکی گناہون سی
درگذری نالایق اوسکی عبادت اور مناجات کی ہو اور ذکر تکبیرات مین تنزیہ ہی اوسکی جناب
مقدس کی شریک و مثل اور نقصانسی اور برتری اوسکی جناب کی اس سی کہ ادراک کریں
اوسکو قوتین ظاہری اور باطنی اور عقول و افہام اور ذکر کرنا ہی واسطی عظمت حقہ کی تاکہ قرار
پکڑین اوسکی نفس مین اور دعای توجہ مین تلقین ہی واسطی خلوص نیت کی اور اظہار ہی واسطی
نہایت بندگی کی اور کنارہ کرنا ہی اوس چیز سی کہ جو سوای اوسکی ہی اور متوجہ ہونا ہی بالکلیہ
اوسیکی طرف اور قرات سورہ حمد مین مکالمہ ہی ساتہہ محبوب حقیقی کی اور مناجات
ہی ساتہہ اوسکی ذکر محامد کی پہلی اور وصف اوسکا ہی ساتہہ اوصاف کمالیہ کی کہ وسیلہ
اجابت پیش از حاجت کی ہی اور رعایت آداب مکالمہ اور مناجات کی ہی پہر ظاہر کرتا ہی